Gmail by Google ٥٦١٢ / ٣٧/٥/٢٣

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

## (no subject)

**abdulrahman abdullah** <raaqi333@gmail.com>
To: Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

9 February 2016 at 22:46

محترمی حضرات مفتیان کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ وہ خواتین جن سے شرعاً تو پردہ ہے لیکن رشتہ بہت قریبی ہوتا ہے جیسے خالہ زاد اور پھپھوزاد، ایسے رشتہ داروں سے صلۂ رحمی اور قرابت داری کیسے قائم کی جائے۔ براہ کرم سنت مطہرہ سے رہنمائی فرمائیں، کہ قرابت داری بھی برقرار رہے اور شریعت کی روح کے مطابق عمل بھی ہو جائے۔

واضح رہے کہ عموماً دیندار حضرات کے خاندان والوں کو ان سے یہ شکایت ہوتی ہے کہ انہوں نے خود کو ہم سے کاٹ کر رکھ دیا ہے، اپنے بچوں کو ہمارے بچوں سے بالکل ملنے ہی نہیں دیتے۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان میں قرابت داری کو نبھانے کے جذبات نہیں ہیں، اور واقعۃً ایسا ہوتا بھی ہے کہ حجاب اور پردہ کے زور میں زیادہ میل جول نہیں ہو پاتا اور بالآخر طبعی گرم جوشی تکلفات میں بدل جاتی ہے، اور آہستہ آہستہ ایک گھرانہ باقی پورے خاندان سے تقریباً کٹ جاتا ہے، جبکہ باقی خاندان کے آپس میں بڑے گہرے مراسم قائم ہوتے ہیں۔

آپ حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ اس موضوع پر ذرا تفصیل سے روشنی ڈالیے، تاکہ مکمل شرح صدر کے ساتھ شریعت کے اس پہلو کو لیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائیں۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۶/۱۷۹۸
مورخہ

مستفتی: عبدالرحمن بن عبداللہ

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامداً ومصلیاً

صلہ رحمی برقرار رکھنے کے لئے ملنا جلنا، یا ایک دوسرے کے سامنے آنا ضروری نہیں، بلکہ صلہ رحمی کے مختلف درجات ہیں، جن رشتہ داروں سے شریعت نے پردہ کا حکم دیا ہے ان کے ساتھ صلہ رحمی یہ ہے کہ ان کی خبر گیری کی جائے اور بوقتِ ضرورت حسبِ استطاعت ان کی مدد کی جائے، رشتہ ہونے کے ناطے ان کے جو حقوق ہیں وہ ادا کئے جائیں (جس کے لئے ایک دوسرے کے سامنے آنا ضروری نہیں) اور بلا شرعی وجہ کے ان کے ساتھ عداوت نہ کی جائے۔(ماخذہٗ: التبویب ۸/۵۹۱) تاہم اگر کوئی رشتہ دار کثرت سے گھر میں آتا جاتا رہتا ہو تو بوقتِ حاجت ان سے مختصر بات کی جاسکتی ہے البتہ عورت سارے جسم سمیت سر اور بالوں کو ڈھانکیں اور اپنے چہرہ کے آگے گھونگھٹ ڈالیں۔(ماخذہٗ: اصلاح الرسوم ص ۹۹) نیز اس بات کا بھی خاص خیال رکھا جائے کہ گھر میں کبھی نامحرم سے خلوت یعنی تنہائی کی نوبت نہ آئے اور ان سے بے تکلفانہ اور بے حجابانہ فضول گفتگو بھی نہ کی جائے۔

**فی الدر المختار (٦ / ٤١١)**

(وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَاجِبَةٌ وَلَوْ) كَانَتْ (بِسَلَامٍ وَتَحِيَّةٍ وَهَدِيَّةٍ) وَمُعَاوَنَةٍ وَمُجَالَسَةٍ وَمُكَالَمَةٍ وَتَلَطُّفٍ وَإِحْسَانٍ وَيَزُورُهُمْ غِبًّا لِيَزِيدَ حُبًّا بَلْ يَزُورُ أَقْرِبَاءَهُ كُلَّ جُمُعَةٍ أَوْ شَهْرٍ وَلَا يَرُدُّ حَاجَتَهُمْ لِأَنَّهُ مِنْ الْقَطِيعَةِ فِي الْحَدِيثِ «إنَّ اللَّهَ يَصِلُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ وَيَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا» وَفِي الْحَدِيثِ «صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ»

**فی حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٦ / ٤١١)**

(قَوْلُهُ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَاجِبَةٌ) نَقَلَ الْقُرْطُبِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ اتِّفَاقَ الْأُمَّةِ عَلَى وُجُوبِ صِلَتِهَا وَحُرْمَةِ قَطْعِهَا لِلْأَدِلَّةِ الْقَطْعِيَّةِ مِنْ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فِي تَبْيِينِ الْمَحَارِمِ: وَاخْتَلَفُوا فِي الرَّحِمِ الَّتِي يَجِبُ صِلَتُهَا قَالَ قَوْمٌ: هِيَ قَرَابَةُ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ وَقَالَ آخَرُونَ. كُلُّ قَرِيبٍ مُحَرَّمًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ .... نَعَمْ تَتَفَاوَتُ دَرَجَاتُهَا فَفِي الْوَالِدَيْنِ أَشَدُّ مِنْ الْمَحَارِمِ، وَفِيهِمْ أَشَدُّ مِنْ بَقِيَّةِ الْأَرْحَامِ وَفِي الْأَحَادِيثِ إشَارَةٌ إلَى ذَلِكَ كَمَا بَيَّنَهُ فِي تَبْيِينِ الْمَحَارِمِ (قَوْلُهُ وَلَوْ كَانَتْ بِسَلَامٍ إلَخْ) قَالَ فِي تَبْيِينِ الْمَحَارِمِ: وَإِنْ كَانَ غَائِبًا يَصِلُهُمْ بِالْمَكْتُوبِ إلَيْهِمْ، فَإِنْ قَدَرَ عَلَى الْمَسِيرِ إلَيْهِمْ كَانَ أَفْضَلَ ....وَقِيلَ الْعَمُّ مِثْلُ الْأَبِ وَمَا عَدَلَ هَؤُلَاءِ تَكْفِي صِلَتُهُمْ بِالْمَكْتُوبِ أَوْ الْهَدِيَّةِ اهـ. وَتَمَامُهُ فِيهِ...

دار الافتاء

جاری-----

**المختصر للقدوري ١/٢٦٥**

ولا يجوز أن ينظر الرجل من الأجنبية إلا إلى وجهها وكفيها وإن كان لا يأمن الشهوة لا ينظر إلى وجهها إلا لحاجة.................... والله سبحانهٗ و تعالیٰ اعلم

گوہراحمد

گوہر احمد کشمیری عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۳/رجب المرجب/۱۴۳۷ھ

۲۱/اپریل/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہٗ
۱۳/۷/۱۴۳۷ھ

مفتی

الجواب صحیح
[illegible]
۱۵/۷/۱۴۳۷ھ شاہ محمد

الجواب صحیح
محمد تفضل علی
۱۵/۷/۱۴۳۷ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۹۶/۱۷۹۸
۱۶/۷/۱۴۳۷ھ
۲۴/۴/۲۰۱۶